81998 ـ يا محمد كننده كرده لاكٹ پہننا

سوال

لوگوں ميں ايك لاكٹ عام ہوا ہے جس پر " يا محمد " كننده كيا ہوا ہے، اس لاكٹ اور ہار كو گردن يا سيارے ميں لٹكانے كا حكم كيا ہے ؟

پسنديده جواب

الحمد لله.

ہار يا لاكٹ پر " يا محمد " كننده كرنا جائز نہيں:

اول:

اس ليے كہ اس صيغہ اور لفظ سے عرف عام ميں مدد طلب كرنا اور پكارنا مراد ليا جاتا ہے، اور يہ معلوم ہے كہ كسى شخص كے ليے جائز نہيں كہ وہ اللہ تعالى كے علاوہ كسى اور كو پكارے، كيونكہ اللہ سبحانہ و تعالى كا فرمان ہے:

اور يہ كہ مسجديں صرف اللہ ہى كے ليے خاص ہيں پس اللہ تعالى كے ساتھ كسى اور كو نہ پكارو الجن (18).

اور ايك دوسرے مقام پر ارشاد بارى تعالى كچھ اس طرح ہے:

اور اس سے بڑھ كر گمراه اور كون ہو گا جو اللہ كے سوا ايسوں كو پكارتا ہے جو قيامت تك اس كى دعا كو قبول نہ كر سكيں، بلكہ ان كے پكارنے سے محض بے خبر ہوں الاحقاف (5).

اور نبى كريم صلى اللہ عليہ وسلم نے ابن عباس رضى اللہ تعالى عنہما كو فرمايا:

" جب تم مانگو تو صرف اللہ سے مانگ، اور جب تم مدد طلب كرو تو صرف اللہ تعالى ہى سے مدد مانگ "

سنن ترمذى حديث نمبر (2516) علامہ البانى رحمہ اللہ نے صحيح سنن ترمذى ميں اسے صحيح قرار ديا ہے.

دوم:

بعض جاہل قسم كے لوگ يہ ہار اور لاكٹ پہن كر يا گاڑى ميں لٹكا كر يہ اعتقاد ركھينگے كہ يہ چيز انہيں نفع اور فائده

دےگی، اور اسے نقصان اور ضرر سے محفوظ رکھےگی، یا اس کے لیے فائدہ لائیگی، اور اس سے تبرک حاصل کر کے اس طرح وہ شرک میں پڑ جائیگا.

اس لیے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بتایا ہے کہ تعویذ اور تمیمہ لٹکانا شرک ہے "

سنن ابو داود حدیث نمبر (3883) علامہ البانی رحمہ اللہ نے اسے صحیح ابو داود میں صحیح قرار دیا ہے.

اور یہ معلوم ہے کہ شریعت مطہرہ نے ہر وہ طریقہ اور راہ بند کیا ہے جو شرک کی طرف لے جانے کا باعث بن رہا ہو.

پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ہم پر بہت سارے حقوق ہیں کہ ہم لاکٹ یا میڈل وغیرں میں ان کا صرف نام لٹکا کر ان حقوق سے عہدہ براہ نہیں ہو سکتے.

بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا ہم پر حق یہ ہے کہ: ہم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائیں، اور آپ نے جو کچھ بتایا ہے اس کی تدیق کریں، اور جس کا حکم دیا ہے اس میں ان کی اطاعت و فرمانبرداری کریں، اور جن کاموں سے روکا اورمنع کیا ہے ان سےاجتناب کیا جائے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی حکم کو تسلیم کیا جائے، اور اسے مانا جائے، اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کی اتباع و پیروی کی جائے، اور سنت کا دفاع اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا دفاع کیا جائے اور ان تنقیص اور توہین کرنے والوں کا رد کیا جائے، اور انہیں جھٹلانے والوں کو منہ توڑ جواب دیا جائے اللہ تعالی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر کروڑوں رحمتیں نازل فرمائے.

واللہ اعلم .